21696 ـ بيٹے كوادب سكھانے كےليے جس نےسارا مال لے ليا تھا بيٹيوں كےليے ثلث كي وصيت كردي

سوال

ميرے والد نےوفات سے ايك برس قبل ہميں تين لڑكيوں اور ايك لڑكے كواس كے خاص مالي حساب وكتاب كےاوراق ديے جوانہوں نے ہمارے ليے ہم سے كئي برس دور رہ كر كتني مشكلات سے جمع كيے ، ہم سب جانتے ہيں كہ انہوں نے ہمارے ليے يہ سب كچھ كرنے ميں كتني مشكل اٹھائي اس ليے احتراما ہم ميں سےكسي ايك نے بھي يہ جرات نہيں كي كہ اس مال ميں سے ان كے پوچھےبغير كچھ رقم نكلوائے .

ميرےبھائي اور بہن كےدرميان جھگڑا ہوا جس كي بنا پر بھائي نے اكاؤنٹ سےساري رقم نكلوا لي ، والد مرحوم لڑكيوں كي طرف داري ميں تھے جس كي بنا پر بھائي (اللہ اسے معاف فرمائے) نے وہ ساري رقم نكلوا لي جووالد صاحب نےاس كے اكاؤنٹ ميں ركھي تھي اور اس كےكاغذات بھي اسے دے ديے تھے، اور جب بھائي كواس وصيت كا علم ہوا تواس نے اس كےخلاف دعوي دائر كرديا جس ميں اس نے وصيت اور اس كي مشروعيت ميں كيڑے نكالنے كي كوشش شروع كردي .

جب والد صاحب كوبنك سے اس كا علم ہوا توانہيں بہت شديد صدمہ پہنچا ، اور اسے رقم واپس كرنے كا كہا اس ليے كہ انہيں بيماري ميں رقم كي ضرورت ہے ليكن بھائي نے والد صاحب كورقم واپس كرنے سے انكار كرديا جس كا والد صاحب پر بہت برا اثر ہوا ، اور والد صاحب بھائي پر ناراضگي كي حالت ميں ہي فوت ہوگئے ، صحيح ہوش وحواس ميں رہتے ہوئے انہوں نے وفات سے قبل بيٹيوں كےليے ايك تہائي كي وصيت لكھ دي يہ وصيت بھائي كےليے بطورسزا تھي .

ميں نے خود بھي يہ وصيت ماننے سے انكار كرديا تھا كيونكہ ميں اس وصيت پر خوش نہيں تھي اور ميں نے صرف اپنا شرعي حق ليا اور اپني بہنوں كي بھي نصيحت كي كہ اس وصيت كوچھوڑ ديں تا كہ اگر والد صاحب كسي غلطي ميں پڑے ہوں تو ہم اس شك سے بھي نكل سكيں ، اور اسي طرح بھائي كےساتھ بھي صلہ رحمي قائم رہے جيسا كہ اللہ تعالي نے ہميں حكم بھي ديا ہے ، ليكن انہيں اس پر مطمئن كرنے كي ميري كئي كوشش كامياب نہ ہوسكيں اور انہوں نے اس وصيت پر عمل كرنے كےليے مقدمہ بازي كا راستہ اختيار كر ليا .

ميري والدہ مرحومہ كےآنسو بھي انہيں اس مطالبہ سے باز نہ ركھ سكے ، ميں نے بھائي كےساتھ بھي كئي ايك بار كوشش كي كہ وہ والد صاحب كے نام اور شہرت كي حفاظت كي خاطر بہنوں كےساتھ مقدمہ بازي ميں نہ پڑے ليكن اس ميں بھي كامياب نہ ہوسكي ، اور اسے كہا كہ يہ سب كچھ وہ اپنے ليے دنيا ميں ان اعمال كي سزا تصور كرلے جو كچھ اس نے والد صاحب كے ساتھ كيا تھا ، ليكن اس نے جو اپنا حق سمجھ ركھا تھا اس سے پيچھے ہٹنے سے انكار كرديا ، اور دونوں فريق مجھے يہ كہنا شروع ہوگئے كہ تم حق كا ساتھ نہيں ديتي ، ميں نے ابتدا سے ہي اس جھگڑے ميں نہ پڑنے كا فيصلہ كرليا اور وكيل كےذريعہ اس معاملہ سے انكار كرتي رہي .

ميري گزارش ہے کہ اس بارہ ميں آپ جوشرعي حکم ديکھتے ہيں وہ بيان کريں اور ميري بہنوں کا اس ميں شرعي حق کيا ہوگا ، اور ان کےمتعلق ميرے کيا واجبات ہيں ميري صلہ رحمي کي کئي ايك کوشش کےباوجود انہوں نے ميرے بارہ ميں موقف اختيار کررکھا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بہن بھائيوں کےمابين اس طرح کا واقعہ ہونا بہت افسوس ناك ہے اور پھر جب اختلاف کا سبب مال ہوتو اور بھي زيادہ افسوس کا مقام ہے ، ميں سوال کرنے والي بہني کا حقيقي شکريہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے بہت عقلمندي کا ثبوت ديا اوربھائي کےساتھ جھگڑے ميں پڑنے کي بجائے سلامتي کوترجيح دي اور بڑي خوشي سے يہ کام کيا ، اور اس معاملے کوگھريلو طور پر خاندان کےاندر ہي حل کرنے کي کوشش کي جوکہ بذاتہ اس معاملہ کوابتدائي طور پر حل کرنے کا بہت اچھا اور بہتر طريقہ ہے .

رہا سوال کا جواب تومندرجہ ذيل نقاط ميں اس بيان کيا جاتا ہے:

اول:

آپ کےوالد نے جومال آپ کےليے جمع کيا اور کےليے مشکلات بھي اٹھائيں تا کہ آپ لوگ اس مال سے فائدہ حاصل کرسکيں يہ ان سب افراد کا حق ہے جس کےليے اللہ تعالي نے وراثت ميں حق ديا ہے ، آپ ميں سے ہر ايك فرد والد کي وفات کےبعد شرعي حصہ کا مالك ہے اور کسي بھي فرد کےليے جائز نہيں کہ وہ باقي ورثہ کوچھوڑ کرسارا مال خود ہي ہڑپ کرجائے اس طرح وہ دوسروں کي تلفي کرےگا .

اللہ سبحانہ وتعالي کا فرمان ہے :

اور زيادتي نہ کرو يقينا اللہ تعالي زيادتي کرنےوالوں سے محبت نہيں فرماتا البقرة (190)

اور حديث ميں ہے ابوحرة الرقاشي اپنے چچا سےبيان کرتے ہيں کہ انہوں نے فرمايا ميں نے رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم کي اونٹني کي لگام پکڑي ہوئي تو رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: کسي بھي شخص کا مال اس کي رضامندي کےبغير لينا حلال نہيں . مسند احمد (20172) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے ارواء الغليل (1761) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے .

تواس بنا پر آپ کےبھائي نے رقم لينا والا کام کيا ہے وہ حرام شمار ہوتا ہے ، اور خاص کر والد کا مال اس کي زندگي

ميں ہي ہڑپ كرليا حالانكہ وہ مال كا حقدار توصرف والد كي وفات كےبعد تھا اور وہ بھي اتنا جواللہ تعالي نے اس كےليے وراثت كي تقسيم ميں ركھاہے ، لھذا اس بنا پر آپ كےبھائي كوچاہيے كہ وہ اپنے كيے كي اللہ تعالي سے توبہ كرے اور حقداروں كوان كےحقوق لوٹائے .

دوم :

آپ كےوالد نےجووصيت كي ہے وہ غير شرعي وصيت ہے اور آپ كےليے اس كا مطالبہ كرنا جائز نہيں كيونكہ وارث كےليے خصوصي وصيت كرني جائز نہيں اس كي دليل رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

(بلاشبہ اللہ تعالي نے ہر حقدار كواس كا حق دےديا ہے لھذا وارث كےليے وصيت نہيں ہے) سنن ترمذي (2120) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحيح سنن ترمذي (1722) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے .

لھذا تمہارے ليے اس وصيت كا مطالبہ كرنا جائزنہيں - اور اگرآپ كےبھائي نے آپ كا مال لے ليا ہے - توتم اپنے حصہ كي وارثت كا مطالبہ كرسكتي ہو .

سوم :

ان كےبارہ ميں آپ كا موقف يہ ہے كہ : آپ انہيں نصيحت كرتي رہيں اور انہيں اكٹھےكرنے كي حتي الوسع كوشش اوراس كي جانب ان كي راہنمائي كريں ، يہ ياد ركھيں كہ اس كام پرآپ كواللہ تعالي كي جانب سے اجر عظيم حاصل ہوگا .

اللہ تعالي كا فرمان ہے:

ان كےاكثر خفيہ مشوروں ميں كوئي خيروبھلائي نہيں ، ہاں بھلائي اور خير اس مشورہ ميں ہے جوخيرات كرنا يا نيك بات يا لوگوں ميں صلح كرانےكا حكم دے ، اور جوشخص صرف اللہ تعالي كي رضامندي حاصل كرنے كےارادہ سےيہ كام كرے يقينا ہم اسے اجر عظيم سے نوازيں گے النساء (114)

آپ اپني بہنوں سےبار بار يہي كہيں كہ وہ صرف اپنےحقوق كامطالبہ كريں ، اور ايك تہائي حصہ كا مطالبہ كرنا جائز نہيں ، اور آپ اپنےبھائي كے ساتھ بھي اچھے اور بہتر انداز ميں كوشش جاريں ركھيں كہ وہ بہنوں كوان كےمال حقوق ادا كردے ، اوروالد كي وفات كےبعد بہنوں پر شفقت ورحمت كرے نہ كہ انہيں تكليف دے اور ان كےليے عذاب بن جائے، ليكن اس ميں كوئي شك نہيں كہ آپ كواس راہ ميں مشكلات آئيں گي ليكن آپ ان پر صبر كريں ، ہم اللہ تعالي سے دعا گوہيں كہ آپ كواس پر ثابت قدمي دے.

چہارم :

جب آپ حق پر ہیں توپھرآپ کو کسي ملامت کرنےوالے کي ملامت اور نہ ہي یہ الزام کہ آپ دونوں فریقوں میں سے کسي ایك کي طرفداري کر رہي ہیں کوئي نقصان نہیں دے گا بس آپ حق پر ثابت قدم رہیں .

اور آخر میں ہم آپ سب کویہ دعوت دیتےہیں کہ اللہ تعالي کا تقوي اختیار کرو اور اس سےڈرتے ہوئے اس ذلت والےاختلاف کوختم کردو جس سے صرف شیطان اور وہ شخص ہي خوش ہوگا جس کےدل میں حسد وکینہ اور بیماري رچي ہوئي ہے .

میري اللہ تعالي سےدعا ہے کہ وہ آپ کےمابین صلح کروائے ، اور اللہ تعالي ہمارےنبي محمد صلي اللہ علیہ وسلم پر اپني رحمتیں برسائے .

واللہ اعلم .